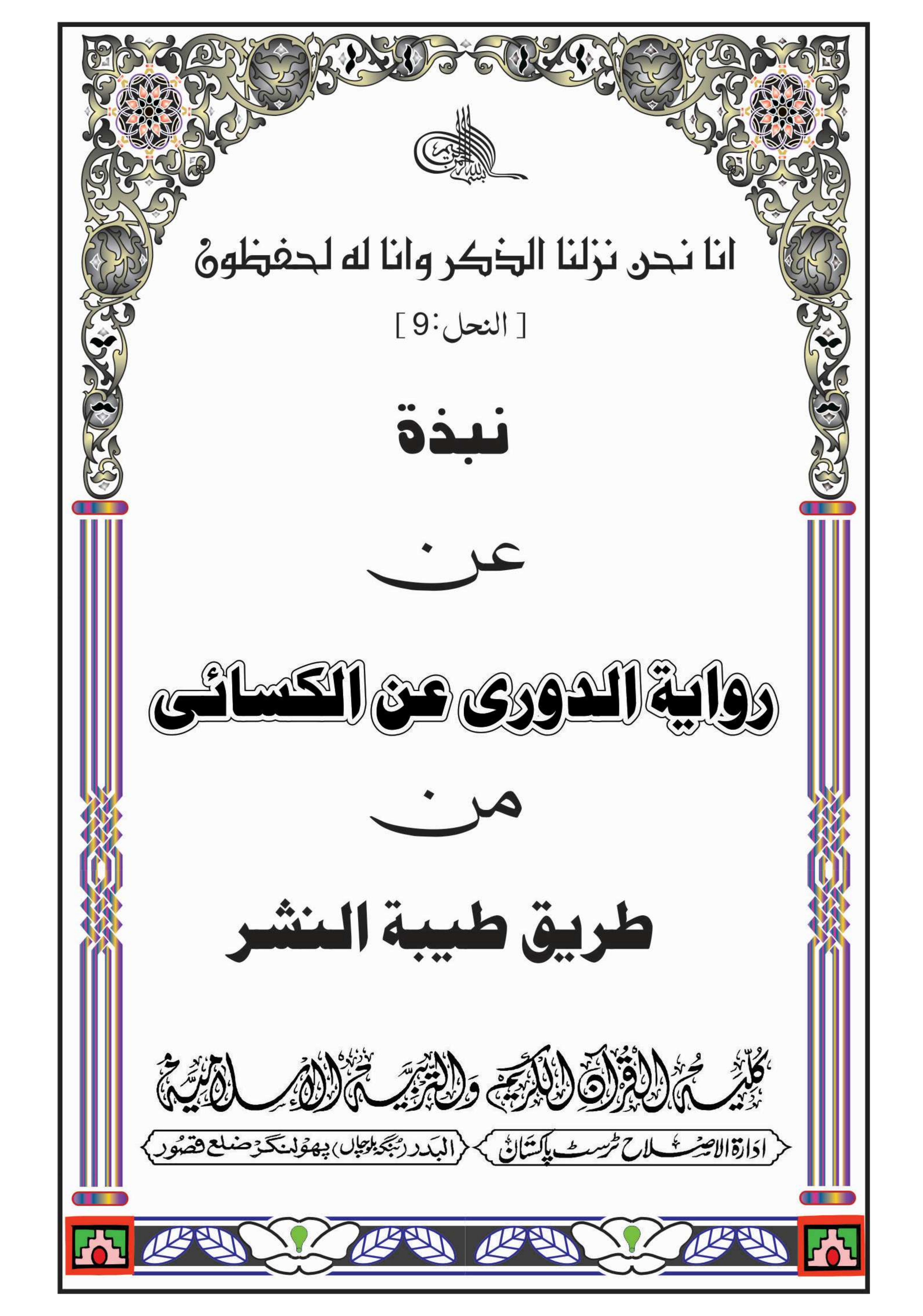


بسم الله الرحمن الرحيم

انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحفظون

[النحل:9]

نبذة

عن

رواية الدورى عن الكسائى

من

طريق طيبة النشر

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

ادارة الاصلاح ٹرسٹ پاکستان

البدر (رنگہ بلوچاں) پھولنگر ضلع قصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

امام علی بن حمزہ کسائی رحمۃ اللہ علیہ

نام:

ابوالحسن علی بن حمزہ بن عبداللہ بن بہمن بن فروز تبع تابعی، اسدی۔ آپ 119ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ بنواسد کے آزاد کردہ غلام اور نحوی تھے۔ آپ کو 'کسائی' (کمبل والا) کہنے کی وجہ تسمیہ آپ نے خود بیان کی کہ میں نے حج کے لیے کمبل کا احرام استعمال کیا تھا۔ اس لیے لوگ مجھے اس نام سے پکارتے ہیں۔

امام سجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ اصلاً اہل فارس کی اولاد میں سے ہیں۔ نیز آپ سوادِ عراق کوفہ و بصرہ کے مابین اور ان کے ارد گرد بستیوں سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے زندگی میں نہ شادی کی اور نہ لونڈی رکھی بلکہ مجرد زندگی گزاری۔ کوفہ میں امام حمزہ الزیات رحمہ اللہ کے بعد آپ ہی بالاتفاق رئیس القراء تھے۔ آپ سے بڑے بڑے آئمہ قراءت نقل کرتے ہیں۔ مثلاً امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، یحیٰی بن معین رحمہ اللہ وغیرہ وغیرہ۔

آپ کے پاس اس قدر طلباء پڑھنے کے لیے آتے تھے کہ ان پر قابو پانا مشکل ہو گیا تو آپ ان سب کو اکٹھا کر کے ایک کرسی پر بیٹھ جاتے اور اس طرح شروع سے لے کر آخر تک پورے قرآن کی تلاوت کرتے وہ سب آپ سے سن کر تمام چیزیں ضبط کر لیتے یہاں تک کہ وقف وابتداء کے مواقع بھی ضبط کرتے۔

خلف کہتے ہیں کہ جب شعبان کا مہینہ آتا تو امام کسائی رحمہ اللہ کے لیے منبر رکھا جاتا آپ اس پر تشریف فرما ہوتے اور روزانہ سب لوگوں کے سامنے دو سپارے پڑھتے۔ اور اس طرح آپ پورے ماہ میں دو مرتبہ قرآن ختم کیا کرتے۔ میں منبر کے قریب بیٹھتا تھا۔ ایک دن ایسا ہوا۔ آپ نے سورہ کہف کی آیت (اَنَا اَكْثَرُ) کی 'را' کو فتح سے پڑھ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ اس میں حضرت سے غلطی ہو گئی ہے۔ جب آپ تلاوت سے فارغ ہوئے تو سب لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور (اَكْثَرُ) کے نصب کی وجہ پوچھنے لگے۔ میں نے آگے بڑھ کر کہا: غالباً حضرت کے نزدیک اس کی علت یہ ہے کہ اس کے ذریعے (اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا) کے (اَقَلَّ) کی رعایت میسر آجاتی ہے۔ جو اس سے آگے آرہا ہے۔ امام کسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں یہ (اَكْثَرُ) ہی ہے۔

پس تمام لوگوں نے اپنی کتابوں میں اس کی تصحیح کر لی۔ پھر امام کسائی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: اے خلف! کیا میرے بعد کوئی ایسا شخص ہوسکتا ہے جو لحن اور خطاء سے محفوظ ہو۔ میں نے کہا: نہیں حضرت جب آپ غلطی سے نہ بچ سکے وہ کیسے بچیں گے؟ حالانکہ آپ نے بچپن میں قرآن مجید یاد کیا اور بڑے ہو کر اس کی تعلیم دی۔ اور اس کے متعلق آثار واحادیث اور آئمہ کی نقلیں تلاش کیں اور اس کے سمجھنے کے لیے نحو حاصل کی تو آپ کے بعد کوئی اور شخص کیسے بچ سکتا ہے؟

ابن دورتی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید کے ہاں امام کسائی اور یحییٰ بن مبارک یزیدی رضی اللہ عنہما (جو امام دوری اور سوسی کے استاد ہیں) اکٹھے ہو گئے اتنے میں کسی نماز کا وقت ہو گیا پس لوگوں نے امامت کے لیے امام کسائی رحمہ اللہ کو آگے بڑھا دیا۔ آپ نے نماز میں سورت کافرون پڑھی اور اس میں بھول گئے۔ نماز کے بعد یزیدی رحمہ اللہ نے کہا: کوفہ کا قاری 'کافرون' جیسی سورت میں بھول گیا۔ اس کے بعد دوسری نماز کا وقت ہوا تو لوگوں نے یزیدی رحمہ اللہ کو آگے کر دیا۔ پس یزیدی رحمہ اللہ سورۃ فاتحہ میں بھول گئے۔ سلام کے بعد امام کسائی رحمہ اللہ نے کہا:

اِحفَظْ لِسَانَكَ اِنَّكَ لَا تَقُوْلُ فَتُبتَلٰی اِنَّ البَلَاءَ مُوَكَّلٌ بِالْمَنطِقِ

(اپنی زبان کی حفاظت کرو جو بات بھی طنز اور طعن کے طور پر کہو گے۔ اسی کے آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ گے، کیونکہ آزمائش اور ابتلاء کا دارومدار کلام اور اور زبان سے نکلی ہوئی بات پر ہے۔)

شیوخ: آپ نے کوفہ کے مشائخ میں سے تین حضرات سے قراءات عرضاً حاصل کی:

❶ امام حمزہ حبیب الزیات رحمہ اللہ ❷ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ ❸ عیسیٰ بن عمر ہمدانی رحمہ اللہ

تلامذہ: آپ کے 62 شاگردوں نے آپ سے قراءات عرضاً حاصل کی۔ ان میں سے 42 مشہور ومعروف ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

❶ حفص بن عمر الدوری رحمہ اللہ ❷ علی بن عاصم رحمہ اللہ ❸ ابوالحارث لیث بن خالد رحمہ اللہ

وفات:

آپ 189ھ/805ء میں بعمر 70 سال علاقہ 'ری' کی بستیوں میں سے ایک بستی 'رنبویہ' میں خلیفہ ہارون الرشید کے ساتھ خراسان جاتے ہوئے وفات پائی۔ آپ کا نماز جنازہ ہارون الرشید کے حکم سے شہزادہ مامون نے پڑھائی۔ آپ کی قبر 'ری' بستی میں ہے۔

ابو مسحل کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں امام کسائی رحمہ اللہ کی زیارت کی وہ چاند کی طرح روشن تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا تو انہوں نے کہا: قرآن مجید کی وجہ سے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا امام حمزہ رحمہ اللہ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ وہ مقام علیین میں ایک روشن ستارہ کی طرح ہیں۔

عبدالرحمٰن بن جریش کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں امام کسائی رحمہ اللہ کو دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا تو انہوں نے کہا: قرآن مجید کی وجہ سے میری مغفرت فرمادی۔

حمدان سے مروی ہے کہ ایک شخص امام کسائی رحمہ اللہ کی غیبت کرتا تھا اسے منع کیا گیا بعد میں اسے کہتے ہوئے سنا گیا کہ ایک رات میں امام کسائی رحمہ اللہ کی زیارت کی ان کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا تو انہوں نے کہا: قرآن مجید کی وجہ سے میری مغفرت فرمادی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب عطا کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: تم کسائی ہو۔ میں نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: پڑھو! میں نے کہا: کیا پڑھوں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو! [وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک میرے کندھے پر رکھا اور فرمایا: کل میں تمہارے ذریعے فرشتوں پر فخر کروں گا۔

حفص بن عمر دوری کسائی رحمۃ اللہ علیہ

نام:

ابو عمر حفص بن عمر بن عبدالعزیز بن صہبان بن عدی بن صہبان دوری' ازدی' بغدادی۔ یہ نابینا تھے۔ 150ھ/ 767ء میں اپنے وطن 'دور' میں پیدا ہوئے۔ جو بغداد کے مشرقی جانب میں ایک محلّہ کا نام ہے۔ پھر آپ 'سامرا' میں آ کر مقیم ہو گئے۔ آپ امام قراءت، ثقہ، ضابط تھے۔ آپ نے سب سے پہلے قراءت کو کتابی شکل میں مدون کیا۔

احمد بن فرح مشہور مفسر کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا قرآن کے (خلق اور عدم خلق) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا: قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جو مخلوق و حادث نہیں بلکہ قدیمی و ازلی ہے۔

ابو داود سلیمان بن نجاح کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ ابو عمر دوری رحمہ اللہ کی روایت لکھ رہے ہیں۔

شیوخ: آپ نے آٹھ شیوخ سے پڑھا ہے اور ان سے روایت کیا ہے:

1. اسماعیل بن جعفر رحمہ اللہ۔ ان سے قراءت نافع اور روایت ابن جماز عن ابی جعفر پڑھی۔
2. یعقوب بن جعفر رحمہ اللہ۔ ان سے روایت ابن جماز عن ابی جعفر پڑھی۔
3. سلیم رحمہ اللہ 4. محمد بن سعدان رحمہ اللہ ۔ ان دونوں سے قراءت حمزہ پڑھی۔
5. علی بن حمزہ کسائی رحمہ اللہ۔ ان سے قراءت کسائی نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح ان سے روایت ابی بکر عن عاصم بھی پڑھی۔
6. حمزہ بن قاسم رحمہ اللہ۔ ان سے امام عاصم کے شاگردوں کی روایت پڑھی۔
7. یحیٰی بن مبارک یزیدی رحمہ اللہ۔ ان سے قراءت ابی عمرو پڑھی۔
8. شجاع بن ابی نصر بلخی رحمہ اللہ

تلامذہ: آپ کے 50 مشہور و معروف شاگرد ہیں۔ جنہوں نے آپ سے عرضاً قراءت نقل کی ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

1. احمد بن حرب رحمہ اللہ 2. احمد بن یزید حلوانی رحمہ اللہ 3. محمد رحمہ اللہ جو آپ کے صاحبزادے ہیں۔

وفات:

آپ نے 96 سال کی عمر پا کر شوال 246ھ/ 860ء میں 'سامرۂ' میں وفات پائی۔

اولاد:

آپ کے ایک صاحبزادے محمد بن حفص کا ذکر ملتا ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے ہی علم قراءت کی تحصیل و تکمیل کی۔

الاصول وفروش

باب البسملة

بین السورتین میں ان کے لیے صرف بسملہ (فصل کل-فصل اول وصل ثانی-وصل کل) ہے۔

باب المد والقصر

❶ **مدمتصل:** ① توسط ② طول جیسے: (جَآءَ - شَآءَ)

❷ **مدمنفصل:** توسط جیسے: (لِمَآ اَصَابَهُمْ)

نوٹ: عین مریم اورعین شوریٰ میں ان کے لیے تین وجوہ ہیں: ① قصر ② توسط ③ طول

باب میم الجمع

ہر وہ میم جمع جو ساکن سے پہلے ہو اور اس سے پہلے 'ھاء' ہو اور 'ھاء' سے پہلے کسرہ یا یائے ساکنہ ہو۔ تو وہ وہاں دوری ھاء' میم کو ضمہ دے کر پڑھتے ہیں۔ بشرط یہ کہ میم جمع پر وقف نہ کیا جائے۔ جیسے: (عَلَيْهِمُ الذِّلَّةَ - بِهِمُ الْاَسْبَاب)

باب هاء الكناية

الفاظ	من طريق الدرة	زيادات الطيبة
اَرْجِه (الاعراف:111 والشعراء:36)۔ وَيَتَّقِه (النور:52) فَاَلْقِه (النمل:28)۔ يَرْضَه لَكُمْ (الزمر:7)	صلہ	×

استفهام مكرر

مندرجہ ذیل تمام سورتوں میں وہ پہلی جگہ استفہام (یعنی: تحقیق بلا ادخال) اور دوسری جگہ اخبار سے پڑھتے ہیں:

	سورتیں	آیت
❶	الرعد	5
❷	الاسراء (دونوں)	49-98
❸	المومنون	82
❹	النمل	67
❺	السجدة	10
❻	الصّٰفّٰت (دونوں)	16-53
❼	الواقعة	47
❽	النازعات	10

اور درج ذیل سورت میں وہ دونوں میں استفہام (یعنی: تحقیق بلا ادخال) کرتے ہیں:

سورت	آیت
العنكبوت	28، 29

﴿ باب فی احکام النون الساکنة والتنوین ﴾

جب نون ساکن وتنوین کے بعد (ی) آجائے تو اس میں وہ (بطریق جعفر نصیبی) غنہ اور (بطریق ابوعثمان ضریر) عدم غنہ کرتے ہیں۔ جیسے: (مَنْ يَّقُوْلُ - لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ)

﴿ باب الفتح والإمالة ﴾

❶ ذوات الیاء اور ذوات الراء میں مطلقاً امالہ کرتے ہیں۔ جیسے: [مُوْسٰى - نَصَارٰى - اَلنَّارِ]

❷ رؤوس الآیۃ سورتوں میں بھی ان کے لیے امالہ ہے۔

<u>وہ سورتیں یہ ہیں:</u> "طٰهٰ - النجم - المعارج - القيامة - النازعات - عبس - الاعلى - الشمس - الليل - الضحى - العلق۔"

❸ [اَلْاَبْرَارِ (الفات ذوات الرائین) - اِنٰهُ - اَلرِّبٰوا - اَلتَّوْرٰةَ - هَارٍ - كٰفِرِيْنَ - اَلْكٰفِرِيْنَ - جَبَّارِيْنَ - اَنْصَارِيْ - سَارِعُوْا - نُسَارِعُ - بَارِئِكُمْ - بَارِئِكُمْ - اٰذَانِنَا - اٰذَانِهِمْ - طُغْيَانِهِمْ - يُسَارِعُوْنَ - اَلْجَوَارِ] ان کلمات کے الفات میں امالہ کبریٰ کرتے ہیں۔

❹ لفظ [نَا - رَاٰى] میں الف کے ساتھ 'ن' اور 'را' کے فتحہ میں بھی امالہ کرتے ہیں۔

❺ حروف مقطعات میں سے چار حروف (را - ھا - یا - طا) میں امالہ کرتے ہیں۔

❻ [يَتٰمٰى - كُسَالٰى - اُسَارٰى - نَصَارٰى - اَلنَّصَارٰى - سُكَارٰى] ان کلمات کے ذوات الیاء کے امالہ کے ساتھ ان کے الف میں:

﴿1﴾ فتح (بطریق الشاطبیۃ) ﴿2﴾ امالہ (زیادت الطیبۃ) کرتے ہیں۔

لیکن جب یہ کلمات کسی کلمہ کے ساتھ مل کر آئیں۔ جیسے: (فِيْ يَتَامَى النِّسَآءِ) تو یہاں ذوات الیاء کے ساتھ الف میں بھی امالہ نہ ہوگا کیونکہ الف میں امالہ بعد والے امالے کی اتباع پر کیا گیا تھا۔

❼ لفظ [فِي الْغَارِ (التوبة:40) - اَلْبَارِئُ (الحشر:24)] میں ان کے لیے دو وجوہ ہیں:

﴿1﴾ امالہ (بطریق الشاطبیۃ) ﴿2﴾ فتح (زیادت الطیبۃ)

❽ لفظ [يُوَارِيْ (المائدة:31 والاعراف:26) - فَاُوَارِيَ (المائدة:31) - تُمَارِ (الكهف:22)] میں ان کے لیے دو وجوہ ہیں:

﴿1﴾ فتح (بطریق الشاطبیۃ) ﴿2﴾ امالہ (زیادت الطیبۃ)

﴿ باب امالة هاء التانيث وما قبلها فی الوقف ﴾

❶ تائے تانیث کے ماقبل فتح میں وقف کی حالت میں امام کسائی کب امالہ کریں گے؟اس کے دو مذاہب ہیں۔جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:

① جب تائے تانیث کے ماقبل (حَقٌّ ضَغْطٍ عَصٍ خَظٍ) میں سے کوئی حرف ہوتو وہاں امالہ وعدم امالہ دونوں کرتے ہیں۔ جیسے:(رِزْقَة)

② اور جب ماقبل (فَجَثَتْ زَيْنَبُ لِذَوْدِشَمْسٍ) میں سے کوئی حرف ہوتو وہاں صرف امالہ کرتے ہیں۔

③ اور جب ماقبل (اَكْهَرُ) میں سے کوئی حرف ہواوراس میں دوشرائط:① ماقبل یائے ساکنہ ہو۔② یا کسرہ ہو' میں سے کوئی شرط پائی جائے تو صرف امالہ'اور اگر یہ شروط نہ پائی جائیں تو امالہ وعدم امالہ دونوں کرتے ہیں۔

اور'زیادت الطیبۃ' اگراس میں شرائط پائی بھی جائیں تو پھر بھی دونوں وجوہ امالہ وعدم امالہ ہوگا۔

④ اور جب ماقبل (اَلِفْ) آجائے تو وہاں صرف عدم امالہ کرتے ہیں۔

❷ لفظ[فِطْرَتَ] (الروم:30) میں وقفاً تائے مبسوطہ کوتائے تانیث سے پڑھتے ہیں۔اوراس میں ان کے لیے دووجوہ ہیں: ① امالہ (بطریق الشاطبیۃ) ② فتح (زیادت الطیبۃ)

﴿ باب التکبیرات ﴾

مکمل قرآن میں ہر دوسوتوں کے درمیان التکبیرات پڑھتے ہیں سوائے سورۃ التوبۃ کے۔بہتر یہ ہے کہ صرف سورۃ الضحٰی کے شروع سے لے کر سورۃ الناس کے آخر تک پڑھی جائیں۔

﴿ باب همز المفرد ﴾

❶ **اَلذِّئْبُ** - **يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجَ** - **مُؤْصَدَةٌ**:(حیث وقع)ان کلمات کے ہمزہ میں ہرجگہ ابدال کرتے ہیں۔

❷ **هُزُوًا** - **كُفُوًا** : (حيث وقع) کوہمزہ سے [هُزُؤًا - كُفُؤًا] پڑھتے ہیں۔

❸ **ءَ اِنَّكُمْ** (الاعراف:81)- **اَئِنَّ لَنَا** (الاعراف:113)-**ءَ اٰمَنْتُمْ**: (الاعراف:123 وطٰہٰ:71 و الشعراء:49) ان کلمات کووہ استفہام اوران کے دوسرے ہمزہ میں تحقیق بلاادخال کرتے ہیں۔

❹ **ءَ اَلذَّكَرَيْنِ** (الانعام:143-144)- **آٰللّٰهُ** (یونس:59-النمل:59)- **آٰلْئٰنَ** (یونس:51-91)

ان کلمات میں ان کے لیے دووجوہ ہیں: ① ابدال مع المد ② تسہیل

﴾ باب فی نقل الحركة ﴿

[وَسَئَلْ - فَسَئَلْ] میں ہر جگہ نقل حرکت کرتے ہیں۔

﴾ باب الوقف علی مرسوم الخط ﴿

❶ [عَلٰى وَادِ النَّمْلِ (النمل:18) بِهَادِ الْعُمْيِ (الروم:53)] کی 'دال' پر وقف کی حالت میں:

① اثبات الیاء (بطریق الشاطبیۃ) ② حذف الیاء (زیادت الطیبۃ)

❷ [هَيْهَاتَ] (المومنون:36معًا) پر وقف کی حالت میں وہ 'ت' کو 'ھ' سے بدل کر وقف کرتے ہیں۔

﴾ باب فروش الحروف ﴿

❶ **لَمْ يَطْمِثْهُنَّ:** (الرحمن:56-74) اس میں ان کے لیے دو مذہب ہیں:

① **الشاطبیة:**

یہ کلمہ سورۃ الرحمٰن میں دو مرتبہ آیا ہے۔ اور اس کا حکم (بطریق شاطبیہ) یہ ہے کہ اگر پہلی جگہ ضم المیم پڑھنا ہے تو دوسری جگہ کسر المیم پڑھیں گے۔ اور اگر پہلی جگہ کسر المیم پڑھنا ہے تو دوسری جگہ ضم المیم پڑھیں گے۔

① **زیادات الطیبة:**

زیادت الطیبۃ میں اس کا حکم بطریق شاطبیۃ والا ہی ہے۔ لیکن اس میں اضافہ یہ ہے کہ دونوں مقامات میں کسر المیم پڑھنا بھی جائز ہے۔

❷ **فَسُحقًا:** (الملك:11) اس میں ان کے لیے دو وجوہ ہیں:

① **الشاطبیة:** ح کا ضمہ ② **زیادت الطیبة:** ح کا سکون

❸ **نَخِرَةً:** (النازعات:11) اس میں ان کے لیے دو وجوہ ہیں:

① **الشاطبیة:** نَاخِرَةً ② **زیادت الطیبة:** نَخِرَةً

باب التحریر

❶ بطریق ابوعثمان ضریر:

نون ساکن وتنوین کے بعد (ی) میں:	عدم غنہ	باب ['کُسَالیٰ'] کے عین کلمہ میں:	امالہ
لفظ [یُوَارِیَ - فَاُوَارِیَ - تُمَارِ] میں:	امالہ	لفظ [فِی الْغَارِ - اَلْبَارِئُ] میں:	فتح

❷ بطریق جعفر بن محمد النصیبی:

نون ساکن وتنوین کے بعد (ی) میں:	غنہ	باب ['کُسَالیٰ'] کے عین کلمہ میں:	فتح
لفظ [یُوَارِیَ - فَاُوَارِیَ - تُمَارِ] میں:	فتح	لفظ [فِی الْغَارِ - اَلْبَارِئُ] میں:	امالہ

تمّت بحمد الله وحسن توفيقه

